سوال

(603)جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر والی حدیث کا مطلب

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عرصہ تک ہم لوگ اسے 'رَجَعْنَا مِنَ الْجِہَادِ الاَصْغَرِ اِلَی الْجِہَادِ الاَکْبَرِ' (ہم چھوٹے جہاد یعنی قتال سے بڑے جہاد یعنی جہاد بالنفس کی طرف لوٹ آئے ہیں) حدیث سمجھتے رہے۔ بطورِ حدیث سنا بھی اور پڑھا بھی۔ اب ایک کتاب عبداللہ بن عزام (شہید افغانستان) کی لکھی ہوئی ''دیکھنا! قافلہ چھوٹ نہ جائے'' میں یہ بات نظر سے گزری کہ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ ایک تابعی ابراہیم بن ابی عتلہ کا قول ہے اس کی حقیقت سے ہمیں آگاہ کریں کہ واقعی یہ حدیث ہے یا تابعی کا قول ہے۔ آپ کے شکر گزار ہوں گے۔ (حافظ محمد اقبال رحمانی عرفات ٹاؤن، کراچی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

'رَجَعْنَا مِنَ الْجِہَادِ الاَصْغَرِ اِلَی الْجِہَادِ الاَکْبَرِ' کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لوگوں کی زبان پر مشہور ہے کہ یہ ابراہیم بن عیلہ کی کلام ہے۔''

علامہ عجلونی 'کشف الخفاء'' میں فرماتے ہیں: ''یہ حدیث ''الاحیاء'' میں ہے۔'' حافظ عراقی نے کہا: ''بیہقی نے بسندِ ضعیف اس کو جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔'' (۱/۴۲۴۔۴۲۵)

یاد رہے لفظ ابو عتلہ نہیں بلکہ عیلہ ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجہاد:صفحہ:449